

مکتوباتِ غالب

(مرزا اسد اللہ خاں غالب)

09

مشکل الفاظ و تراکیب کی تفہیم

الفاظ	مفہوم
مکتوبات	مکتوب کی جمع، خط، چٹھی، نامہ، مراسلہ
نواب مصطفیٰ خان شیفۃ	جہانگیر آباد کے جاگیردار تھے۔ غالب کے دوست تھے۔ 1857ء کی جنگ میں باغیوں کی مدد کے الزام میں سات سال قید کی سزا سنائی گئی لیکن نواب صدیق حسن کی سفارش پر رہا کر دیے گئے۔
تقصیر	غلطی، قصور، گناہ، جرم
املاک	ملکیت، جائیداد
ہنوز	ابھی تک
لاہوری دروازہ	فصل شہر دہلی کا ایک دروازہ جس سے موسوم اور منسلک محلہ بھی تھا۔
بید	کوڑا، چھڑی، تازیانہ
کالوں کا وقت	ہندوستان کا مغل عہد حکومت
نور چشم	بیٹا
میر سرفراز حسین	میر مہدی حسین مجروح کے بھائی جو پانی پت میں رہتے تھے۔
برخوردار	زندگی کا پھل کھانے والا۔ بیٹا
میر مہدی حسین مجروح	میر حسین فگار کے بیٹے، غالب کے دوست اور شاگرد تھے۔ 1857ء کے ہنگامے میں پانی پت چلے گئے۔
میرن صاحب	میر افضل علی نام، میر مہدی مجروح کے بڑے بھائی تھے، مرثیے پڑھتے تھے۔ غالب نے میر افضل علی کا نام میرن رکھا تھا۔
میر نصیر الدین	میرن کے دوست، شاہ محمد عالم کی اولاد میں سے تھے۔ صوفی شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے نام کی رعایت سے غالب انھیں چراغ دہلی کہتے تھے۔

ڈاک	مراد ہے ڈاک گاڑی، کبھی یا تیز رفتار مال گاڑی جو ڈاک لاتی لے جاتی تھی۔ ان گاڑیوں میں سفر کرنے کی گنجائش بھی ہوتی تھی۔ (یہاں چٹھی رسانی کا محکمہ مراد نہیں ہے)
چھت چھلنی ہوگئی	چھت جگہ جگہ سے ٹپک رہی ہے۔
چلچلی	منہ ہاتھ دھونے کا برتن
اگل دان	تھوک دان
توشہ خانہ	سٹور، گھر کا سامان ذخیرہ کرنے کا کمرہ
کشتی نوح علیہ السلام	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جس میں طوفان کے وقت تمام اہل ایمان محفوظ رہے تھے۔ بارش کے باعث پانی ہی پانی تھا۔ غالب کا گھر ہر طرف سے پانی کی زد میں تھا اس لیے گھر کو کشتی نوح علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے۔
جونک	خون چوسنے والا پیراسائٹ جو گندہ خون نکالنے کے لیے انسانوں کو لگایا جاتا تھا۔
مسہل	دست آور دوا
صاحب فراش	جو بیماری کے سبب بستر سے نہ اٹھ سکے۔

اقتباس: میرٹھ سے آکر دیکھا کہ یہاں بڑی شدت ہے اور یہ حالت ہے کہ گوروں کی پاسبانی پر قناعت نہیں ہے۔ لاہوری دروازے کا تھانے دار مونڈھا بچھا کر سڑک پر بیٹھتا ہے جو باہر سے گورے سے آنکھ بچا کر آتا ہے، اس کو پکڑ کر حوالات میں بھیج دیتا ہے۔ حاکم کے ہاں سے پانچ پانچ بید لگتے ہیں یا دو روپے جرمانہ لیا جاتا ہے۔ آٹھ دن قید رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سب تھانوں پر حکم ہے کہ دریافت کرو، کون بے ٹکٹ مقیم ہے اور کون ٹکٹ رکھتا ہے۔ تھانوں میں نقشے مرتب ہونے لگے۔
(بورڈ 2009)

حوالہ متن:-

سبق کا عنوان: مکتوباتِ غالب (بنام میر مہدی حسین مجروح)
مصنف کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

سیاق و سباق:

غالب میر مہدی حسین مجروح کو نواب مصطفیٰ خاں کی رہائی سے آگاہ کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ابھی تک اُن کی جائیداد اور پنشن کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ میں ان سے ملنے میرٹھ گیا تھا۔ واپسی پر دہلی میں دیکھا کہ لوگوں پر بڑی سختی کی جا رہی ہے۔ بلا اجازت شہر میں آنے والوں کو سزا دی جاتی ہے۔ تھانوں میں مقامی آبادی کے نقشے تیار کیے جا رہے ہیں۔ یہاں کا جمہور میرے کوائف بھی لے کر گیا ہے۔ کل سے سنا ہے کہ شہر سے باہر موجود مکانوں کو گرانے کا حکم دے دیا گیا ہے اور شہر میں رہنے کے لیے پانچ ہزار ٹکٹ (اجازت نامے) چھاپے گئے ہیں۔ دیکھو اس شہر کی قیمت میں آئندہ کے لیے کیا لکھا ہے۔ خط کے آخر میں غالب بچوں کو دعا اور میرن صاحب کو سلام اور دعا بھیجتے ہیں۔

تشریح: مرزا اسد اللہ خاں غالب اردو ادب کے شہرہ آفاق شاعر اور نثر نگار تھے۔ ان کے مکاتیب اردو نثر کا سرمایہ ہیں۔ مکتوباتِ غالب میں غالب کے نجی تعلقات اور عصری حالات پر مبنی خطوط پیش کیے گئے ہیں۔

مرزا اسد اللہ خاں غالب 22 جنوری 1859ء کو میرٹھ پنچے۔ چار دن وہاں قیام کیا، اپنے دوست اور مربی نواب مصطفیٰ خاں کی عافیت

معلوم کی اور 25 جنوری 1859ء کو واپس دہلی آ گئے لیکن دلی جو کبھی مغلوں کا پایہ تخت تھا، اب انگریزوں کے عتاب کا شکار تھا، اور اس پکڑ دھکڑ میں مسلمان ظلم کا زیادہ نشانہ بنے۔ یہی وجہ تھی کہ مسلمان انگریزوں کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ غالب کا خیال ہے کہ انگریزوں کی پاسبانی پر بھروسہ نہیں کیا جا رہا کیوں کہ انھوں نے شہر میں داخل ہونے والے تمام راستوں کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی اور آنے جانے والوں سے سخت باز پرس کی جاتی تھی پھر بھی کوئی شخص انگریزوں سے چھپ چھپا کر شہر میں داخل ہونے کی کوشش کرتا تو لاہوری دروازے کا تھانے دار اس کو گرفتار کر لیتا۔ حکم حاکم تھا کہ اسے پانچ کوڑے مارے جائیں یا دو روپے جرمانہ ادا کرے۔ بعد ازاں تھانیدار اس کو حوالات میں آٹھ دن قید رکھتا۔ یہی نہیں ہر تھانے کو حکم صادر ہوا کہ معلوم کرو کون بغیر ٹکٹ رہائش پذیر ہے اور کس کے پاس ٹکٹ ہے۔ یہ ٹکٹ دراصل اجازت نامہ تھا جو انگریز سرکار کی طرف سے جاری ہوا۔ دہلی کے مجسٹریٹ ایجرٹن صاحب بہادر کی جانب سے جو پانچ ہزار ٹکٹ یا دوسرے لفظوں میں خصوصی اجازت نامے جاری ہوئے ان کی عبارت کچھ یوں تھی: ”(دہلی میں) ہندو، مسلمان عورت مرد، سوار پیادہ جو چاہے چلا جائے مگر بغیر ٹکٹ کے رہنے نہ پائے“ (ٹکٹ آبادی درون شہر دہلی بشرط ادخال جرمانہ)۔ چنانچہ شہر کے تمام تھانوں میں شہر میں بسنے والوں کی کیفیت اور معلومات جمع ہو رہی تھیں تو غالب نے بھی جمعدار کو اپنی کیفیت خود لکھوا دی تاکہ انگریزوں کی گرفت سے بچ سکیں۔ لیکن بہت محتاط لفظوں میں کہ مغلیہ دور حکومت سے کوئی تعلق ثابت نہ ہونے پائے۔ کیوں کہ جس شخص کا تعلق بھی بہادر شاہ ظفر سے ثابت ہو جاتا تو فوراً گرفتار کر لیا جاتا، مقدمہ چلتا اور سخت سزا سنائی جاتی۔ چنانچہ غالب کے خطوط اس دور کی تاریخ کے آئینہ دار ہیں۔

اقتباس: میر بادشاہ میرے پاس آئے تھے۔ تمھاری خیر و عافیت ان سے معلوم ہوئی تھی۔ میر قاسم صاحب مجھ سے نہیں ملے۔ پرسوں سے نواب مصطفیٰ خاں صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک ملاقات ان سے ہوئی ہے۔ ابھی یہیں رہیں گے، بیمار ہیں، احسن اللہ خاں معالج ہیں، فصد ہو چکی ہے، جو نکس لگ چکی ہیں، اب مسہل کی فکر ہے، سو اس کے سب طرح کی خیر و عافیت ہے۔ (بورڈ 2022ء)

حوالہ متن:-

سبق کا عنوان: مکتوبات غالب (بنام مرزا ہرگوپال تفتہ)

مصنف کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

سیاق و سباق: اس اقتباس کے لیے بھی آگے دیا گیا سیاق و سباق موزوں ہے۔

تشریح: مرزا اسد اللہ خاں غالب اردو ادب کے شہرہ آفاق شاعر اور نثر نگار تھے۔ ان کے مکاتیب اردو نثر کا سرمایہ ہیں۔ مکتوبات غالب میں غالب کے نجی تعلقات اور عصری حالات پر مبنی خطوط پیش کیے گئے ہیں۔

مرزا نوشہ اسد اللہ غالب اپنے دوست منشی ہرگوپال تفتہ سے مخاطب ہیں۔ غالب نے برسات کا احوال بیان کیا اور شاعری کی اصلاح میں دیر ہونے کی وجہ بتائی کہ کشتی نوح میں رہ کر قصائد اور غزلیات کی اصلاح نہیں ہو سکی۔

غالب اپنے دو واقف کار لوگوں کا حوالہ دے رہے ہیں۔ ایک تو میر بادشاہ جو محکمہ عدل سے منسلک تھے اور غالب کے دوست تھے ان کا حوالہ دے رہے ہیں کہ وہ آئے اور انھوں نے تمھاری خیر و عافیت کی بابت بتایا۔ تفتہ نے میر قاسم علی کا ذکر کیا تھا تو غالب جواب میں کہتے ہیں کہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ جہانگیر آباد کے جاگیردار اور غالب کے شاگرد دوست نواب مصطفیٰ خان شیفتہ بیمار ہیں اور دلی علاج کی غرض سے آئے ہیں۔ غالب ان سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ ان سے ملاقات ہوئی تو پتا چلا بیمار ہیں۔ بہادر شاہ ظفر کے طبیب خاص حکیم احسن اللہ خان سے علاج کروا رہے ہیں۔ چونکہ مرض پیچیدہ ہو چکا تھا اس لیے شاہی طبیب جو کہ علاج معالجے میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ ان کی خدمات

حاصل کی گئیں۔ حکیم صاحب کی بدولت جسم پر نشتر سے جگہ جگہ ہلکے زخم بنائے گئے۔ اس طریق علاج سے جسم کے فاسد مادے باہر نکل آتے تھے۔ بالکل ویسے ہی جیسے حجامہ کیا جاتا ہے تو فاسد مادے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ فصد تو حکیم احسن اللہ خان نے کروائی لیکن خاطر خواہ افاقہ نہ ہوا۔ پھر جونکیں لگائی گئیں۔ جونکیں لگانے کا مقصد بھی یہی ہوتا تھا کہ یہ خون چوسنے والا کثیرا جسم سے گندامواد چوس لے۔ خون صاف ہو جائے اور بیماری میں آرام آئے۔ جونکیں جو ہڑوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ جانوروں کے جسم سے لپٹ جاتی ہیں اور ان کا خون چوستی ہیں۔ انسان جب بیمار ہوتا ہے تو جسم قوت مدافعت سے اس بیکٹریائی یا وائرل بیماری کا مقابلہ کرتا ہے۔ جب جونکیں لگائی جاتی تھیں تو تصور یہ تھا کہ جسم فاضل مادوں کو جسم سے نکالنا چاہتا ہے، جونکیں جب خون چوستی ہیں تو جسم اس جگہ فاسد مادوں کو دھکیل دیتا ہے جونکیں ان مادوں کو یا خراب خون کو چوس لیتیں۔ غالب کہتے ہیں اس طریقہ علاج سے بھی افاقہ نہیں ہوا۔ اب سوچ رہے ہیں کہ مسہل کا عمل کیا جائے، مسہل کا طریقہ علاج یونانی اپنے ساتھ ہندوستان لائے تھے۔ اس طریقے میں ایسا شربت یا ایسی دوا پلائی جاتی جس سے اسہال لگ جاتے۔ یوں بار بار اسہال سے پیٹ صاف ہو جاتا اور پیٹ میں جو بیماری ہوتی نکل جاتی۔ غالب کہتے ہیں اب مسہل کا عمل ہو گا ممکن ہے اس سے آرام آجائے۔ غالب کے دور میں ابھی ضد حیاتی ادویات ایجاد نہیں ہوئی تھیں۔ بیماریوں کے علاج کے جدید طریقے متعارف نہیں ہوئے تھے۔ روایتی مروجہ طریقوں سے علاج کیا جاتا تھا۔ حکما جڑی بوٹیوں سے علاج کرتے۔ فصد، مسہل اور جونکوں کا سہارا لیتے۔ غالب انہی طریقہ ہائے علاج کا تذکرہ کر رہے ہیں کہ نواب مصطفیٰ خان شیفٹہ کے علاج میں یہ طریقے آزمائے گئے ہیں۔ مسہل آزمانے کی تیاری ہے۔ اس کے علاوہ یعنی تین ماہ کی بارشوں کی زحمت اور نواب صاحب کی بیماری کے علاج کے علاوہ یہاں ہر طرح سے خیر و عافیت ہے۔

اقتباس: تم سچ کہتے ہو کہ بہت مسودے اصلاح کے واسطے فراہم ہوئے ہیں، مگر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ہی قصائد پڑے ہیں۔ نواب صاحب کی غزلیں بھی اسی طرح دھری ہوئی ہیں۔ برسات کا حال تمہیں بھی معلوم ہے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میرا مکان گھر کا نہیں ہے، کرایے کی حویلی میں رہتا ہوں۔ جولائی سے مینہ شروع ہوا۔ شہر میں سیکڑوں مکان گرے اور مینہ کی نئی صورت، دن رات میں دو چار بار برسے اور ہر بار اس زور سے کہ ندی نالے بہ نکلیں۔ بالا خانے کا جو دالان میرے اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، جینے مرنے کا محل ہے، اگرچہ گرا نہیں لیکن چھت چھلنی ہو گئی۔ کہیں لگن، کہیں چلمچی، کہیں اُگا لدان رکھ دیا۔ قلم دان، کتابیں اٹھا کر تو شے خانے کی کوٹھڑی میں رکھ دیے۔ مالک مرمت کی طرف متوجہ نہیں۔ کشتی نوح میں تین مہینے رہنے کا اتفاق ہوا۔ اب نجات ہوئی ہے۔ نواب صاحب کی غزلیں اور تمہارے قصائد دیکھے جائیں گے۔

(بورڈ 19، 2016ء)

حوالہ متن:-

سبق کا عنوان: مکتوبات غالب (بنام مرزا ہر گوپال تفتہ)
مصنف کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

سیاق و سباق:

غالب ہر گوپال تفتہ کے نام خط میں لکھتے ہیں کہ تمہارے قصائد اصلاح کے لیے آئے ہیں۔ لیکن میں ابھی تک دیکھ نہیں سکا کیوں کہ یہاں گزشتہ تین ماہ سے مسلسل تیز بارشیں ہو رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے شہر میں سیکڑوں مکان گرے ہیں۔ میرا مکان اگرچہ گرا تو نہیں مگر اُس کی چھت چھلنی ہو گئی ہے۔ میں نے قلم دان، کتابیں اٹھا کر تو شے خانے کی کوٹھڑی میں رکھ دیے۔ تین مہینے بعد نجات حاصل ہوئی ہے اب تمہارے

قصائد دیکھے جائیں گے۔ اس کے بعد غالب نے میر بادشاہ اور میر قاسم کی خیریت اور نواب مصطفیٰ خان کے علاج کے متعلق لکھا ہے۔ خط کے آخر میں غالب بتاتے ہیں کہ میں بیماری اور کمزوری کی وجہ سے لیٹے لیٹے ہی خط لکھتا اور مسودات دیکھتا ہوں۔

تشریح: مرزا اسد اللہ خاں غالب اردو ادب کے شہرہ آفاق شاعر اور نثر نگار تھے۔ ان کے مکاتیب اردو نثر کا سرمایہ ہیں۔ مکتوبات غالب میں غالب کے نجی تعلقات اور عصری حالات پر مبنی خطوط پیش کیے گئے ہیں۔

منشی ہرگوپال تفتہ نے جو قصائد بغرض اصلاح غالب کو ارسال کیے تھے، غالب اصلاح کر کے انھیں واپس نہ بھجوا سکے تفتہ نے یاد دہانی کے لیے مزید خط لکھا تو غالب نے قصائد نہ دیکھنے کی وجہ بیان کی ہے کہ صرف تمھارے ہی قصائد نہیں پڑے ہوئے بلکہ نواب ضیا الدین کی غزلیں بھی پڑی ہیں حالاں کہ نواب ضیا الدین خان نیر، غالب کے بڑے چہیتہ شاگرد تھے۔ دراصل برسات کا سلسلہ کچھ اس قدر شدید تھا کہ غالب کو سوائے شکستہ مکان اور ساز و سامان کو سمیٹنے کے لکھنے پڑھنے سے تعلق نہ رہا۔ غالب کی زندگی کا المیہ ملاحظہ فرمائیے کہ ذاتی مکان نہیں تھا، کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ یہ حویلی حکیم احسن اللہ خان کے بھائی کی ملکیت تھی، اسی میں وہ مقیم تھے، حویلی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی لیکن مالک مرمت کی طرف متوجہ نہ تھا۔ جولائی کے مہینے سے بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا، موسلا دھار مینہ سے کچے مکان گرنے لگے لیکن بارش ہے کہ تھکنے کا نام نہیں لیتی۔ دن رات میں دو چار مرتبہ اس زور سے مینہ برستا کہ گلیاں بازار ندی نالوں کی صورت اختیار کر لیتیں۔

غالب مکان کی بالائی منزل پر مقیم تھے اور ایک برآمدہ اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے کے لیے مختص کر رکھا تھا۔ شکستہ تھا اور ہر لمحے گرنے کا خدشہ رہتا تاہم گرنے سے تو بچ گیا لیکن چھت جگہ جگہ سے ٹپکنے لگی اور غالب گھر کے برتن نیچے رکھنے پر مجبور ہو گئے۔ چلمچی جو مہمانوں کے ہاتھ دھلوانے کا برتن ہے یا لگن جو سینی یا پرات نما کھلا برتن ہے جس میں پاؤں رکھ کر دھوئے جاتے تھے یا اگال دان جو پان کی پیک پھینکنے کے لیے گھروں میں استعمال کرتے تھے، وہ سبھی برتن غالب نے جگہ جگہ رکھ دیے۔ لکھنے پڑھنے کا سامان کتابیں، قلمدان جنھیں غالب اپنا سرمایہ حیات سمجھتے تھے انھیں بڑے اہتمام سے سنبھالا اور سٹور میں رکھ دیا۔ فی الحال لکھنے پڑھنے کا کام معطل ہے۔

مالک گھر کی مرمت نہیں کراتا اور تمھیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ گھر میرا ملکیتی نہیں۔ غالب کے یہاں گھر کی بڑی اہمیت ہے۔ لیکن ساری زندگی کرائے کے مکان میں گزارنا پڑی اور مکان بھی ایسا کہ خود لکھتے ہیں ”بارش ایک دن برستی ہے چھت تین دن ٹپکتی رہتی ہے۔“ شاعری میں جب بھی گھر کا ذکر کرتے ہیں گھر کو استعارہ بنا کر درحقیقت ہندوستان کی ویرانی کا نقشہ کھینچ دیتے ہیں۔ اسی لیے غالب کو دشت کی ویرانی اور گھر کی ویرانی یکساں نظر آتی ہے۔

بالا خانے کی جس کوٹھڑی میں غالب رہ رہے تھے اس کی چھت کی حالت یہ ہوئی کہ جیسے آنا چھاننے والی چھلنی۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں ظاہر ہے کہ لکھنے پڑھنے کا کام انجام نہیں دیا جاسکتا۔ یہی عذر غالب مرزا تفتہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بارش اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن یہی نعمت بعض اوقات آزمائش بھی بن جاتی ہے۔ جب سیڑوں مکان زمین بوس ہو رہے ہوں تو ایسے میں یہ بارشیں زندگی کے معمولات کو معطل کر دیتی ہیں۔ غالب بھی ایسی ہی کیفیت سے دوچار نظر آتے ہیں۔

(بورڈ 2019ء)

اقتباس:

نہ تم مجرم نہ میں گنہ گار۔ تم مجبور، میں ناچار۔ لو اب کہانی سنو، میری سرگزشت میری زبانی سنو۔ نواب مصطفیٰ خاں بہ میعاد سات برس کے قید ہو گئے تھے، سوان کی تقصیر معاف ہوئی اور ان کو رہائی ملی۔ صرف رہائی کا حکم آیا ہے۔ جہانگیر آباد کی زمینداری اور دلی کی املاک اور پنشن کے باب میں ہنوز کچھ حکم نہیں ہوا۔ ڈاک میں بیٹھ کر میرٹھ گیا۔ اُن کو دیکھا۔ چار دن وہاں رہا، پھر ڈاک میں اپنے گھر آیا۔

حوالہ متن:- سبق کا عنوان: مکتوبات غالب (بنام میر مہدی حسین مجروح)

مصنف کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

سیاق و سباق: اس اقتباس کے لیے بھی پہلے پیرا گراف کے لیے دیا گیا سیاق و سباق موزوں ہے۔
تشریح:

مرزا نوشہ، اسد اللہ خاں غالب شہرہ آفاق شاعر تھے۔ شاعری کے ساتھ ساتھ ان کی نثر بھی اردو ادب کا اثاثہ ہے۔ ان کے خطوط، اس عہد کی تاریخ بھی ہیں اور غالب کے نجی حالات کے عکاس بھی۔ شہرہ آفاق شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کے مکاتیب اردو نثر میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ غالب کی نجی زندگی اور اس عہد کے واقعات کی عکاسی کرتے ہیں۔

زیر تشریح نثر پارے میں غالب میر مہدی حسین مجروح کو اپنے گذشتہ دنوں کی روداد سنار ہے ہیں۔ غالب خط کے ذریعے رابطہ دیر سے کرنے کی وجہ بھی بتا رہے ہیں۔ غالب کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایک فرد خط لکھے اور دوسرا جواب نہ دے تو شکوہ جائز ہوتا ہے لیکن اس وقت میر مہدی اور غالب دونوں نے جنگ آزادی کے بعد کے مخدوش حالات کے پس منظر میں خطوط دیر سے لکھے۔ اس لیے نہ تو میر مہدی قصور وار ہیں اور نہ غالب۔ دونوں مجبور اور لاچار تھے اس لیے رابطے میں دیر ہوئی۔

زیر تشریح نثر پارے میں غالب 1857ء کے ہنگامہ خیز حالات کے اثرات کا ذکر کر رہے ہیں۔ میر مہدی حسین مجروح اور ان کے بڑے بھائی میر افضل علی المعروف میرن صاحب دہلی میں رہتے تھے جب کہ میر مہدی کے چھوٹے بھائی میر سرفراز حسین پانی پت میں قیام پذیر تھے۔ جب دہلی پر افتاد پڑی اور خلق خدا ہجرت پر مجبور ہوئی تو میر مہدی، میر سرفراز حسین کے پاس پانی پت چلے گئے۔ غالب اپنے تعلقات کی بنا پر کرنل برن کی زبانی اجازت سے دہلی میں ہی قیام پذیر رہے۔ میر مہدی غالب کے قریبی دوست تھے۔ اس نقل مکانی کے بعد ملاقات ختم ہو گئی تو خطوط رابطے کا ذریعہ تھے۔ ان حالات میں ہر ایک فرد اپنے معاملات میں الجھا تھا اس لیے بعض اوقات خط کے ذریعے بھی رابطہ نہیں ہو پاتا تھا۔ غالب زیر نظر نثر پارے میں خط کے ذریعے دیر سے رابطہ ہونے کی وجہ حالات بتا رہے ہیں۔ غالب کہتے ہیں کہ اس کے قصور وار نہ تو ان کے دوست میر مہدی ہیں اور نہ وہ خود۔ غالب کہتے ہیں کہ ان کے دوست نواب مصطفیٰ خان شیفتہ جو جہانگیر آباد کے جاگیردار تھے۔ ان پر الزام تھا کہ انھوں نے جنگ آزادی کے دوران انگریزوں کی مخالفت کی اور آزادی کی حمایت کی۔ انگریزوں نے اسے غداری جانا۔ ان کی جاگیر ضبط کر لی گئی۔ انگریز عدالت نے انھیں 7 برس قید کا حکم سنایا۔ نواب صاحب کو میرٹھ میں قید کر دیا گیا۔ غالب کی کوششوں سے انگریزوں نے ان کی غلطی معاف کی۔ دراصل انگریزوں کو باور کرایا گیا تھا کہ نواب صاحب سرکار انگلشیہ کے وفادار ہیں۔ انھوں نے انگریزی حکومت سے غداری نہیں کی بلکہ نادانستہ طور پر اگر کوئی جہانگیر آباد سے تحریک آزادی میں شامل ہوا ہے تو اس میں نواب صاحب کا قصور نہیں۔ گواہی کے بعد نواب صاحب رہا ہو گئے لیکن جہانگیر آباد کی زمینداری، دلی کی جائیداد اور پنشن جو ریاست سے ملتی تھی اور بحق سرکار ضبط ہو گئی تھی اس کے بارے میں عدالت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ انگریزی اقتدار کی رٹ پوری طرح بحال ہوئی تو کوئی فیصلہ ہوگا۔ اب سب کچھ تو انگریزوں کے قبضے میں ہے تو نواب صاحب میرٹھ میں ایک دوست کے مکان میں قیام پذیر ہیں۔ نواب مصطفیٰ خان شیفتہ غالب کے شاگرد اور دوست تھے۔ غالب تعلق نبھانے میں اپنی ۱۱۱ آپ تھے۔ ان کے لیے نواب صاحب کی موجودہ صورت حال پریشان خیر تھی۔ چنانچہ غالب ڈاک گاڑی میں بیٹھ کر حال احوال سے باخبری اور تشفی کے لیے 22 جنوری 1859ء کو میرٹھ گئے۔ نواب صاحب سے ملاقات ہوئی۔ چار دن ان کے ہاں قیام پذیر رہے۔ پھر غالب ڈاک گاڑی میں ہی واپس 29 جنوری کو دلی تشریف لے آئے۔

غالب کے اس خط سے ان کے ذاتی حالات اور دوستوں کے حالات سے اس عہد کی زبوں حالی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر جہانگیر آباد کے نواب کو پس دیوار زنداں بھیجا جاسکتا تھا تو عام آدمی پر افتاد کا عالم کیا ہوگا۔ نیز لوگ اپنے پیاروں کی حالت زار پر کس قدر پریشان تھے۔

☆☆☆☆☆

کثیر الانتخابی سوالات

س۔ درست جواب کے گردہ دائرہ لگائیں۔

1۔ مرزا غالب کا سن ولادت ہے:

(A) 1797ء (B) 1795ء (C) 1793ء (D) 1790ء

2۔ مرزا غالب کا سن وفات ہے:

(A) 1860ء (B) 1865ء (C) 1869ء (D) 1862ء

3۔ غالب کا پہلا مکتوب کس کے نام ہے:

(A) میر مہدی حسین مجروح (B) ہر گوپال تفتہ (C) نواب مصطفیٰ خان (D) الطاف حسین حالی

4۔ نواب مصطفیٰ خاں کو کتنے برس قید ہوئی:

(A) چار برس (B) چھ برس (C) سات برس (D) دس برس

5۔ نواب مصطفیٰ خاں رہائی کے بعد ٹھہرے:

(A) دلی میں (B) لکھنؤ میں (C) میرٹھ میں (D) کلکتہ میں

6۔ غالب نے میرٹھ کا سفر طے کیا:

(A) ریل سے (B) ڈاک سے (C) جہاز سے (D) سائیکل سے

7۔ غالب میرٹھ میں رہے:

(A) دو دن (B) چار دن (C) چھ دن (D) دس دن

8۔ غالب میرٹھ گئے:

(A) اتوار کو (B) پیر کو (C) جمعہ کو (D) ہفتے کو

9۔ غالب میرٹھ سے واپس آئے:

(A) ہفتے کو (B) اتوار کو (C) پیر کو (D) منگل کو

10۔ غالب نے میر مہدی حسین مجروح کو مکتوب لکھا:

(A) بروز ہفتہ (B) بروز اتوار (C) بروز منگل (D) بروز بدھ

11۔ غالب کو میرٹھ سے آئے دن تھا:

(A) دوسرا (B) چوتھا (C) آٹھواں (D) نواں

12۔ غالب کہتے ہیں گوروں کی پاسبانی پر نہیں ہے:

(A) اعتبار (B) قناعت (C) اختیار (D) الزام

13۔ غالب کے بقول کس دروازے کا تھانے دار مونڈھا بچھا کر سڑک پر بیٹھا تھا: (بورڈ 2019ء)

(A) لاہوری (B) کشمیری (C) دہلی (D) لوہاری

- 14- دہلی میں باہر سے بغیر ٹکٹ آنے والوں کو کتنے بید لگتے ہیں:
 (A) دو (B) چار (C) چھ (D) پانچ
- 15- دہلی سے باہر سے آنے والوں کو کتنا جرمانہ ہوتا ہے:
 (A) چھ روپے (B) تین روپے (C) چار روپے (D) دو روپے
- 16- دہلی میں باہر سے آنے والا کتنے دن قید رہتا ہے:
 (A) دو (B) چار (C) چھ (D) آٹھ
- 17- دہلی کے تھانوں کو حکم ہے کہ دریافت کرو کون مقیم ہے:
 (A) بے ٹکٹ (B) امیر (C) غریب (D) جاسوس
- 18- غالب حکیم پٹیل والے کے بھائی کی رہتے تھے:
 (A) گلی میں (B) حویلی میں (C) کوٹھی میں (D) بیٹھک میں
- 19- غالب پنشن دار تھے:
 (A) 1850ء (B) 1855ء (C) 1857ء (D) 1865ء
- 20- غالب کی اقامت کا مدار کس کے زبانی حکم پر تھا:
 (A) بہادر شاہ ظفر (B) ذوق (C) کرنل برون (D) کرنل ہالرائیڈ
- 21- افواہ کے مطابق شہر میں اقامت کے لیے ٹکٹ چھاپے گئے:
 (A) دس ہزار (B) آٹھ ہزار (C) چھ ہزار (D) پانچ ہزار
- 22- غالب نے میر مہدی حسین مجروح کے خط میں کس کس کو سلام اور دعا بھیجی:
 (A) میر سرفراز حسین (B) میر نصیر الدین (C) میرن صاحب (D) ہرگوپال تفتہ
- 23- غالب کا دوسرا مکتوب کس کے نام ہے:
 (A) مرزا ہرگوپال تفتہ (B) میر مہدی حسین مجروح (C) بہادر شاہ ظفر (D) ابراہیم ذوق
- 24- کس مہینے سے بارش تھی:
 (A) اپریل (B) مئی (C) جون (D) جولائی
- 25- بارشوں کی وجہ سے شہر میں مکانات گرے تھے:
 (A) دس (B) بیس (C) پچاس (D) سیکڑوں
- 26- غالب کے پاس ہرگوپال تفتہ نے اصلاح کے لیے بھیجا تھا:
 (A) غزلیں (B) نظمیں (C) قصائد (D) مرثیے
- 27- غالب برسات کے دنوں میں رہتے تھے:
 (A) بالا خانے کے دالان میں (B) چھت پر (C) فرش پر (D) کمرے پر
- 28- غالب نے ٹپکتی ہوئی چھت کے نیچے رکھا تھا:
 (A) اگال دان (B) لگن (C) چابی (D) یہ سب

- 29- غالب نے قلم دان اور کتابیں اٹھا کر رکھ دی تھیں:
(A) دھوپ میں (B) چھت پر
(C) توشے خانے کی کوٹھری میں (D) صحن میں
- 30- غالب کو کشتی نوح علیہ السلام میں رہنے کا اتفاق ہوا:
(A) دو ماہ (B) تین ماہ
(C) چار ماہ (D) چھ ماہ
- 31- پرسوں سے غالب کے پاس آئے ہوئے تھے:
(A) نواب مصطفیٰ خاں (B) میر مہدی
(C) ہرگوپال تفتہ (D) ابراہیم ذوق
- 32- نواب مصطفیٰ خاں کے معالج تھے:
(A) احسن اللہ خاں (B) ابن انشا
(C) ابراہیم ذوق (D) حکیم پیلاوالے
- 33- غالب مسودات دیکھتے تھے:
(A) لیٹے لیٹے (B) چلتے چلتے
(C) بیٹھے بیٹھے (D) کھڑے کھڑے
- 34- غالب کو مرزا ہرگوپال کی خیر و عافیت معلوم ہوئی تھی:
(A) میر بادشاہ سے (B) میر قاسم علی سے
(C) احسن اللہ خاں سے (D) نواب مصطفیٰ خاں سے
- 35- غالب سے نہیں ملا تھا:
(A) ابراہیم ذوق (B) میر قاسم علی
(C) بہادر شاہ ظفر (D) میر مہدی
- 36- حاکم وقت نے حکم دیا:
(A) شہر کے مکان ڈھانے کا (B) مکان بنانے کا
(C) شہر کے باہر مکان ڈھانے کا (D) شہر کے باہر مکان ڈھانے اور آسمندہ کی ممانعت کا
- 37- ہرگوپال تفتہ کے نام خط میں غالب نے کس تلمیح کا استعمال کیا:
(A) طوفان نوح علیہ السلام (B) صاحب فراش
(C) کشتی نوح علیہ السلام (D) مینہ کی نئی صورت

جوابات

1-	A	2-	C	3-	A	4-	C	5-	C
6-	B	7-	B	8-	D	9-	D	10-	D
11-	D	12-	B	13-	A	14-	D	15-	D
16-	D	17-	A	18-	B	19-	A	20-	C
21-	D	22-	C	23-	A	24-	D	25-	D
26-	C	27-	A	28-	D	29-	C	30-	B
31-	A	32-	A	33-	A	34-	A	35-	B
36-	D	37-	C						

☆☆☆☆☆